مسلہ ایصال ثواب
کی وضاحت

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بزم عشاق

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ نیو پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم اما بعد
فاعوذبالله من الشیطن الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم

محترم قارئین کرام! سوال کیا گیا ہے ایصال ثواب کے بارے میں۔ اہل سنت و جماعت کے نزدیک اموات المسلمین کو عبادات بدنیہ و مالیہ کا ثواب پہنچانا جائز ہے۔ جو اعمال خیر ان کے لئے کئے جائیں ان کا ثواب انہیں ضرور پہنچتا ہے۔ وہ ان سے نفع پاتے ہیں۔ ان کے سبب سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں اور ان کے گناہوں کی معافی ہوتی ہے اور وہ اس ثواب کے ملنے پر بے حد خوش ہوتے ہیں۔ متعدد احادیث مبارکہ و عبارات فقہ ہائے اہل سنت اس کے ثبوت میں موجود ہیں۔ ہم یہاں بعض کے نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں وباللہ التوفیق۔

احادیث مبارکہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک غزوہ میں حاکم دو جہاں ﷺ کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کی والدہ پر مدینہ منورہ میں وفات کا وقت آ پہنچا۔ لوگوں نے انہیں کہا آپ وصیت کریں۔ انہوں نے کہا۔ مال تو سعد کا ہے، میں کس مال میں وصیت کروں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے آنے سے پہلے وہ فوت ہوگئیں۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ واپس آئے تو ان سے یہ بات ذکر کی گئی۔ تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ھل ینفعھا ان اتصدق عنھا یارسول اللہ ﷺ ان کی طرف سے میرا کچھ صدقہ کرنا کیا انہیں فائدہ دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک باغ کا نام لے کر فرمایا۔ حائط کذاوکذا صدقة عنھا فلاں فلاں باغ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے (نسائی شریف)۔

اور امام بخاری رضی اللہ عنہ انہی سے روایت کرتے ہیں کہ بنی ساعدہ کے ایک شخص سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ان کی عدم موجودگی میں فوت ہوگئیں تو وہ مالک دو جہاں ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ان امی توفیت وانا غائب عنھا فھل ینفعھا شئی ان تصدقت به عنھا یارسول اللہ ﷺ میری والدہ میری عدم موجودگی میں فوت ہوئیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ انہیں نفع دے گا؟ فرمایا ہاں! انہوں نے عرض کیا فانی اشھدك ان حائطی المخراف صدقة علیھا۔ پھر میں آپ کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مخراف ان کی طرف سے صدقہ ہے (صحیح بخاری)۔

نوٹ:۔ یہ حدیث تقریبا انہی الفاظ سے نسائی شریف اور ترمذی شریف میں بھی مروی ہے اور امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ھذا ھدیث حسن یہ حدیث حسن ہے۔

☆ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا۔ ان امی افتلتت نفسھا واراھا لو تکلمت تصدقت ان تصدق عنھا۔ میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ کلام کرتیں تو صدقہ کرتیں۔ کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں، آپ ﷺ نے فرمایا۔ نعم تصدق عنھا ہاں ان کی طرف سے صدقہ کر (بخاری شریف)۔

☆ اور مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں۔ ان امی افتلتت نفسھا ولم توص واظنھا لو تکلمت تصدقت انھا اجران تصدقت عنھا۔ میری والدہ اچانک فوت ہوگئیں اور انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی، میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو صدقہ کرتیں، کیا ان کے لئے ثواب ہے، اگر میں ان کی طرف

سے صدقہ کروں؟ فرمایاہاں (مسلم شریف)۔

☆ اور امام ابن ماجہ کی روایت ہے۔ فلھا اجر ان تصدقت عنھا ولی اجر۔ کیاان کے لئے ثواب ہے اور میرے لئے ثواب ہے' اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ فرمایاہاں (ابن ماجہ)۔

☆ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یارسول الله (ﷺ) ان امی ماتت افا تصدق عنھا۔ یارسول اللہ ﷺ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں پس کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ فرمایاہاں' پھر میں نے عرض کیا' کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا' پانی پلانا۔ راوی کہتے ہیں۔ فتلك سقاية سعد بالمدينة۔ پس یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا کنواں مدینہ منورہ میں ہے (سنن النسائی)۔

☆ اور امام ابوداؤد نے یہ حدیث ان الفاظ میں روایت کی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول الله (ﷺ) ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل۔ یارسول اللہ ﷺ سعد کی ماں فوت ہوگئی ہے' پس کونسا صدقہ بہتر ہے؟ فرمایا۔ پانی۔ راوی کہتے ہیں۔ فحفر بیرا وقال ھذہ لام سعد۔ پھر حضرت سعد نے ایک کنواں کھودااور کہا یہ سعد کی ماں کا ہے (سنن ابوداؤد' مشکوٰۃ' رواہ ابوداؤد و نسائی' السیوطی' الشرح الصدرور)۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ میری والدہ وصیت کئے بغیر فوت' ہوگئی ہیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ انہیں نفع دے گا؟ فرمایا۔ نعم وعلیك بالمآء۔ ہاں اور تجھ پر پانی لازم ہے' یعنی پانی کا صدقہ لازم ہے (شرح الصدور) اور دوسری روایت میں ہے۔ نعم ولو بکراع شاة محرق ہاں اور اگرچہ وہ بکری کے جلے ہوئے پایہ کا صدقہ ہی ہو (شرح الصدور)۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ کی والدہ نے کچھ صدقہ کرنا چاہا۔ مگر اسے صبح تک مؤخر کردیا۔ اور فوت ہوگئیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے پوچھا' اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا یہ انہیں نفع دے گا؟ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میری والدہ فوت ہوگئیں تو اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو کیا یہ انہیں نفع دے گا؟ فرمایاہاں (مشکوٰۃ شریف)۔

نوٹ:۔ حضرت سعد رضی اللہ کے متعلق یہ تین قسم کی روایات منقول ہیں۔ ایک میں ہے کہ انہوں نے باغ صدقہ کیا۔ دوسری میں ہے کہ کنواں بنوا کر ام سعد کے نام پر وقف کیا اور تیسری میں ہے کہ غلام آزاد کیا۔ عین ممکن ہے کہ انہوں نے یہ تینوں کام اپنی والدہ کی طرف سے کئے ہوں اور تینوں کے وقت بارگاہ نبوت سے اجازت حاصل کی ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے باپ کی طرف سے غلام آزاد کروں؟ حالانکہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے بارہ میں مروی ہے کہ دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے غلام آزاد کیا کرتے تھے۔ امام قاسم بن محمد اپنی پھوپھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے اپنے موروثی مال

سے غلام آزاد کیا اس امید پر کہ وہ انہیں نفع دے گا (شرح الصدور)۔

☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ۔ عاص نے وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ ہشام نے پچاس غلام آزاد کردیئے ہیں۔ فرمایا۔ لا انما یتصدق ویحج ویعتق عن المسلم لوکان مسلما بلغه ۔ نہیں صرف مسلمان کی طرف سے صدقہ حج اور غلام کی آزادی ہے۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسے یہ چیزیں ضرور نفع دیتیں (شرح الصدور)۔

☆ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کروں؟ فرمایا ہاں۔ ابن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' پھر اس وقت سے میت کی طرف سے غلام آزاد کرنے کا رواج قائم ہوا (حاوی للفتاوی)۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جان کائنات ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نفلی صدقہ کرنے لگے تو اسے وہ صدقہ اپنے والدین کی طرف سے کرنا چاہئے کیونکہ اس کا ثواب اس کے والدین کے لئے ہوگا اور اس کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کیا' میرے باپ فرض حج کئے بغیر فوت ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر تیرے باپ پر کوئی قرض ہوتا تو کیا اس کی طرف سے تو ادا کردیتا؟ عرض کیا ہاں۔ فرمایا پس یہ بھی اس پر قرض ہے۔ اسے ادا کرو (شرح الصدور)۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ میرے والد حج کئے بغیر فوت ہو گئے ہیں۔ فرمایا۔ حجی عن ابیك ۔ اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سنان بن سلمہ جہنی کی بیوی نے انہیں کہا کہ آپ محبوب کبریاء ﷺ سے میرے بارے میں پوچھیں کہ اس کی ماں حج کئے بغیر فوت ہو گئی ہیں۔ اگر وہ اپنی ماں کی طرف سے حج کرے تو وہ حج اس کی ماں کو کفایت کرے گا؟ فرمایا ہاں۔ اگر اس کی ماں پر کوئی قرض ہوتا اور وہ اس کی طرف سے ادا کردیتی تو کیا یہ اس کی طرف سے کفایت نہ کرتا؟ اسے اپنی ماں کی طرف سے حج کرنا چاہئے (نسائی)۔

☆ اور انہی سے مروی ہے کہ آپ نے اس خاتون سے فرمایا۔ یہ تو بتا اگر تیری ماں پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کردیتی؟ اقضوا الله فالله احق بالوفاء۔ اللہ کا قرض ادا کرو کیونکہ اللہ کریم اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے (بخاری)۔

☆ اور انہی سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے محبوب دو جہاں ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ میری والدہ اس حالت میں فوت ہوئیں کہ ان کے ذمہ پر نذر تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اقضه عنها ۔ اس کی طرف سے نذر ادا کرو (بخاری' ترمذی' نسائی)۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بلا شبہ اللہ نیک بندے کے لئے جنت میں ایک درجہ بڑھا دیتا ہے تو وہ نیک بندہ کہتا ہے میرے رب یہ میرے لئے کہاں سے ہے؟ اللہ کریم فرماتے ہیں۔ باستغفار والدك لك ۔ تیرے درجہ کی یہ بلندی تیرے لئے تیری اولاد کی استغفار کے سبب سے ہے اور دوسری روایت میں ہے۔ بدعاء ولدك لك ۔ یہ تیرے لئے تیری اولاد کی دعاء کے سبب سے ہے (شرح الصدور)۔

☆ حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مالک دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ یتبع الرجل یوم القیامۃ من الحسنات امثال الجبال فیقول انی ھذا فیقال باستغفار ولدك لك۔ قیامت کے دن بندے کے پیچھے پہاڑوں جیسی نیکیاں چلیں گی تو وہ کہے گا' یہ کہاں سے ہیں' اسے کہا جائے گا کہ یہ تیرے لئے تیری اولاد کی استغفار کی وجہ سے ہیں (شرح الصدور)۔

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شاہ خوباں ﷺ نے فرمایا۔ میت قبر میں ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے اور وہ اس دعا کی منتظر ہوتی ہے جو اسے باپ یا ماں یا اولاد یا سچے دوست کی طرف سے ملتی ہے۔ فاذا لحقتہ کانت احب الیہ من الدنیا ومافیھا۔ پس جب وہ دعا میت کو ملتی ہے تو وہ اسے دنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ قبر والوں پر پہاڑوں کی مثل ثواب زمین والوں کی دعا سے داخل کرتا ہے اور بلاشبہ زندوں کا اموات کے لئے تحفہ استغفار ہے (شرح الصدور)۔

☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جان کائنات ﷺ نے فرمایا۔ من حج عن ابویہ ولم یحجا جزی عنھما و بشرت ارواحھما فی السمآء وکتب عند اللہ برا۔ جس نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا' جبکہ خود انہوں نے حج نہیں کیا تھا' تو ان دونوں کی طرف سے اسے ثواب دیا جاتا ہے اور آسمان میں ان دونوں کی روحیں خوش ہوتی ہیں اور وہ اللہ کے نزدیک فرمانبردار لکھا جاتا ہے (شرح الصدور)۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ جب کسی کے والدین اس حال میں مریں کہ وہ دونوں یا کسی ایک کا نافرمان تھا پھر وہ ان کے لئے دعا مانگتا ہے اور ان کے گناہوں کی معافی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فرمانبرداروں میں لکھ دیتا ہے (مشکوٰۃ شریف)۔

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہم اپنے اموات کے لئے صدقہ دیتے' حج کرتے اور دعا مانگتے ہیں تو کیا یہ نیک کام ان کو پہنچتے ہیں۔ فرمایا۔ نعم انہ یصل ویفرحون بہ کما یفرح احد کم بالطبق اذا سدی الیہ۔ ہاں یہ چیزیں انہیں پہنچتی ہیں اور وہ ان کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں' جس طرح تم میں سے کوئی اس وقت خوش ہوتا ہے جب کوئی شے تھال میں اسے تحفہ کے طور پر پیش کی جاتی ہے (فتح القدیر)۔

☆ اور انہوں نے محبوب دو جہاں ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا' جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اس کی طرف سے اس کی وفات کے بعد صدقہ کرتے ہیں تو جرائیل ان کے اس صدقہ کو نورانی تھال میں رکھ کر اس کی قبر کے کنارہ پر کھڑے ہو کر کہتا ہے۔ یاصاحب القبر العمیق ھذہ ھدیۃ اھداھا الیك فاقبلھا۔ اے گہری قبر والے یہ تحفہ تیرے خاندان والوں نے تیری طرف بھیجا ہے' تو اسے قبول کر۔ فتدخل علیہ فیفرح بھا و یستبشرویحزن جیران الذین لایھدی الیھم شئی۔ پھر وہ صدقہ اس کی قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ خوش وخرم ہوتا ہے اور اس کے جن پڑوسیوں کو کوئی شے تحفہ نہیں بھیجی جاتی وہ غمگین ہوتے ہیں (شرح الصدور)۔

☆ اور انہی سے مروی ہے کہ مالک دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میری امت مرحومہ ہے اپنی قبروں میں اپنے گناہوں کے ساتھ داخل ہوتی ہے اور وہ اپنی قبروں سے اس حال میں نکلے گی کہ ان پر کوئی گناہ باقی نہ ہوگا۔ تمحص عنھا باستغفار المومنین لھا۔ اس کے گناہ اس کے لئے مومنوں کی استغفار کی وجہ سے مٹا

دیئے جاتے ہیں (شرح الصدور)۔

☆ انہی سے مروی ہے کہ جان دو جہاں ﷺ نے فرمایا (جو شخص قبرستان جائے) پھر وہ یٰسین (پڑھے) اور اس کا ثواب اموات کو بخشے (تو اس دن اللہ تعالیٰ ان سے عذاب میں تخفیف فرماتا ہے) اور اسے اٹھا دیتا جس طرح کے جمعہ کے دن اہل برزخ سے عذاب قبر اٹھالیا جاتا ہے' پھر وہ مسلمانوں پر نہیں لوٹتا۔ (تو اس پڑھنے والے کے لئے مردوں کی تعداد جتنی نیکیاں ہیں) (مراقی الفلاح)۔

☆ اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ من مر علی المقابر فقراء قل هوالله احد احدی عشر مرة ثم وهب اجرها الاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات ۔ جو شخص قبرستان سے گزرے اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے پھر اس کا ثواب اموات کو بخشے تو اسے ان کی تعداد جتنی نیکیاں دی جاتی ہیں (رواہ الدار قطنی' مراقی الفلاح)۔

☆ امام احمد بن حنبل حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ اموات اپنی قبور میں سات دن تک آزمائے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام ان سات دنوں میں اموات کی طرف سے کھانا کھلانے کو مستحب جانتے تھے۔

☆ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مالک دو جہاں ﷺ جب قربانی کا ارادہ کرتے تو آپ ﷺ دو بڑے موٹے تازے سینگوں والے چتکبرے خصی مینڈھے خریدتے تھے' پھر ایک کو اپنی امت کے ہر اس شخص کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کی وحدانیت اور آپ ﷺ کی تبلیغ رسالت کی گواہی دیتا ہے اور دوسرے کو اپنی اور اپنی آل کی طرف سے ذبح کرتے تھے (ابن ماجہ)۔

☆ حضرت حنش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے قربانی دیتے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا' مجھے راحت جاں ﷺ نے حکم دیا تھا کہ میں ایک قربانی ان کی طرف سے کروں' سو میں ایک قربانی ان کی طرف سے کرتا ہوں (مشکوٰۃ شریف)۔

☆ حضرت سعید بن ابی سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر میت کے لئے بکری کا ایک پایہ صدقہ کیا جائے تو وہ اس کا پیچھا کرتا ہے یعنی اسے ملتا ہے (شرح الصدور)۔

اس قسم کی احادیث دوبارہ ایصال ثواب کے بارے میں محقق امام کمال ابن الھمام صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں۔ فهذاكله ونحوه ماتركناه خوف الاطلته يبلغ القدر الشترك بينه و هو النفع بعمل الغير مبلغ المتواتر الخ ۔ فتح القدیر کی ان عبارات کا مفہوم منظور احمد نعمانی دیوبندی کے الفاظ میں سنیئے۔

مبحث دوم سے لے کر یہاں تک عبادات مالیہ' عبادات بدنیہ اور مرکبہ کے متعلق جتنی احادیث پیش کی گئی ہیں وہ سب اگرچہ بجائے خود باصلاح محدثین اخبار احاد ہیں اور اگرچہ ان کے مضامین اور حضمنات الگ الگ ہیں لیکن بطور قدر مشترک کے اتنی بات ان سب سے معلوم ہوتی ہے کہ زندہ مسلمان اپنے اعمال خیر کے ذریعے مردہ مسلمانوں کو نفع اور ثواب پہنچا سکتے ہیں اور یہ نفع اور ثواب مردوں کو پہنچنا برحق ہے۔ تو اس مسئلہ کی بنیاد صرف خبر واحد کے درجہ کی ظنی حدیثوں پر نہیں رہی بلکہ قدر مشترک والے تواتر سے اس کا ثبوت ہوا اور اہل علم جانتے ہیں کہ تواتر قدر مشترک بھی تواتر اسنادی کی طرح موجب علم و یقین ہوتا ہے۔ نیز اس مسئلہ کو تواتر عملی بھی حاصل ہے یعنی ہر زمانہ میں مسلمانوں کا اس پر عمل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تفصیلات اور جزئیات میں اختلاف کے باوجود نفس اصول مسئلہ میں گویا جمہور اہل اسلام اور تمام آئمہ سلف کا اجماع اور اتفاق ہے' جیسا کہ مختلف مکاتیب خیال کے علماء متقدمین و

متاخرین کی کتابیں شاہد ہیں اور سب سے بڑی شہادت دوسری صدی ہجری کے جلیل القدر امام حضرت عبداللہ بن مبارک کی ہے۔ جو صحیح مسلم کے حوالہ سے مقالہ ہذا کے صفحہ نمبر ۱۹ پر درج ہو چکی ہے۔ پس کتاب وسنت کے واضح دلائل، صحابہ کے آثار آئمہ سلف کے اجماع و اتفاق اور پوری اسلامی تاریخ کے عملی تواتر کے ہوتے ہوئے یہ دعوی کرنا کہ زندوں کے کسی سعی و عمل سے مردوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ایک حیرت انگیز جسارت ہے (تحقیق مسئلہ ایصال ثواب)۔

فقہائے احناف کے ارشادات

ایصال ثواب کے ثبوت میں تیس احادیث مبارکہ پیش کرنے کے بعد ہم فقہائے احناف کی کتب معتبرہ سے چند عبارات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں تا کہ سنی حنفی مسلمانوں کا ایمان پختہ ہو جائے وباللہ التوفیق۔

☆ امام برہان الدین مرغینانی فرماتے ہیں۔ اس باب میں اصل یہ ہے کہ انسان کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے عمل مثلاً نماز، روزہ اور صدقہ وغیرہ کا ثواب دوسرے شخص کو بخش دے اور یہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک ہے کیونکہ رحمت دوجہاں ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے دو چت کبرے مینڈھے قربانی دیئے۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسرا اپنی امت کے ان افراد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محبوب کریم ﷺ کی تبلیغ رسالت کی گواہی دیتے ہیں (ھدایہ)۔

☆ امام بدر الدین عینی فرماتے ہیں۔ یعنی ایک مینڈھے کی قربانی کا ثواب اپنی امت کو بخشا اور محبوب دوجہاں ﷺ کی طرف سے اس بات کی تسلیم ہے کہ انسان کو دوسرے کا عمل فائدہ دیتا ہے (رمز الحقائق)۔

☆ امام فخر زیلعی فرماتے ہیں۔ اس باب میں اصل یہ ہے کہ وہ اپنے عمل مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوۃ، صدقہ، قرآن کی تلاوت اور اذکار الٰہی وغیرہ تمام قسم کی عبادات کا ثواب دوسرے شخص کو بخش دے۔ یہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک ہے اور ان کاموں کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اور اسے نفع دیتا ہے اور معتزلہ کہتے ہیں کہ انسان کو یہ اجازت حاصل نہیں، نہ میت کو ثواب پہنچتا ہے نہ وہ اسے نفع دیتا ہے (تبیین الحقائق)۔

☆ امام حصکفی فرماتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ انسان جو بھی عبادت کرے اس کا ثواب وہ دوسرے کو بخش سکتا ہے۔ اگر چہ اس نے اس کی ادائیگی کے وقت اپنے لئے ثواب کی نیت کی ہو کیونکہ اس مسئلہ کے دلائل کا ظاہر یہی ثابت کرتا ہے (ردمختار)۔

اور امام بابرتی حنفی فرماتے ہیں۔ جاننا چاہئے کہ جو شخص نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا صدقہ کرے، پھر ان کا ثواب دوسرے کو بخشے تو یہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک جائز ہے (عنایہ)۔

☆ امام ابوالاخلاص شرنبلالی فرماتے ہیں۔ سو انسان کے لئے اختیار ہے کہ وہ اپنے عمل کا ثواب اہل سنت و جماعت کے نزدیک دوسرے کو بخش دے، خواہ نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ یا قرآن کی تلاوت یا اذکار الٰہی یا ان کے علاوہ دوسری قسم کی نیکیاں اور ان کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اور وہ اسے نفع دیتا ہے۔ یہ بات امام زیلعی نے باب الحج عن غیر میں فرمائی ہے (مراقی الفلاح)۔

اور امام سید طحطاوی فرماتے ہیں۔ پس انسان کو اختیار ہے کہ وہ اپنے اعمال کا ثواب اہل سنت و جماعت کے نزدیک دوسرے کو بخش دے۔ برابر ہے کہ جسے ثواب بخش رہا ہے وہ زندہ ہے یا مردہ۔ دوسرے کو ثواب بخشنے سے اس کے اپنے ثواب میں کچھ بھی کمی نہیں آتی ہے (حاشیہ مراقی الفلاح)۔

اور اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جس فعل نیک کا ثواب چند اموات کو بخشا جائے اللہ

عزوجل کے کرم عمیم وفضل عظیم سے امید ہے کہ ان سب کو اس کا پورا پورا ثواب ملے۔ اگرچہ ایک آیت یا درود وتہلیل کا ثواب آدم علیہ السلام سے قیامت تک کے تمام مومنین ومومنات احیاء واموات کے لئے ہدیہ کرے۔ علمائے اہل سنت سے ایک جماعت نے اسی پر فتوی دیا ردالمختار میں تاتارخانیہ ومحیط سے منقول ہے کہ جو شخص فلاں شخص کے لئے صدقہ کرے اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ سب مومنین ومومنات کی نیت کرے کیونکہ ان سب کو ثواب پہنچے گا اور اس کے اپنے ثواب میں سے کچھ کم نہ ہوگا (فتاوی رضویہ)۔

☆ امام صدرالشریعہ فرماتے ہیں۔ رہا ثواب پہنچانا کہ جو کچھ عبادت کی اس کا ثواب فلاں کو پہنچے۔ اس میں کسی عبادت کی تخصیص نہیں۔ ہر عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ نماز' روزہ' زکوۃ' صدقہ' تلاوت قرآن' ذکر الہی' زیارت قبور' فرض ونفل عبادت سب کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچا سکتا ہے اور یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ فرض کا ثواب پہنچا دیا تو اپنے پاس کیا رہ گیا کہ ثواب پہنچانے سے اپنے پاس سے کچھ نہ گیا۔ لہذا فرض کا ثواب پہنچانے سے پھر وہ فرض عود نہ کرے گا کہ یہ تو ادا ہو چکا اس کے ذمہ سے ساقط ہو چکا ورنہ ثواب کسی شے کا پہنچاتا ہے درمختار' ردالمحتار' عالمگیری' بہار شریعت)۔

☆ اور یہی امام فرماتے ہیں۔ اب رہیں تخصیصات مثلاً تیسرے دن یا چالیسویں دن ایصال ثواب کرنا تو یہ تخصیصات نہ شرعی تخصیصات ہیں اور نہ ان کو شرعی سمجھا جاتا ہے یہ کوئی بھی نہیں جانتا کہ اسی دن میں ثواب پہنچے گا اگر دوسرے دن کیا جائے گا تو نہیں پہنچے گا' یہ محض رواجی وعرفی بات ہے' جو اپنی سہولت کے لئے لوگوں نے مقرر کر رکھی ہے۔ انتقال کے بعد ہی سے قرآن مجید کی تلاوت اور خیر خیرات کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ اکثر لوگوں کے یہاں اسی دن سے بہت دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ مخصوص دنوں کے سوا دوسرے دنوں میں لوگ ناجائز جانتے ہیں۔ یہ محض افتراء ہے۔ جو مسلمانوں کے سر باندھا جاتا ہے اور زندوں مردوں کو ثواب سے محروم کرنے کی بے کار کوشش ہے (بہار شریعت)۔

الحمدللہ یہاں تک جو کچھ پیش کیا گیا ہے اس سے روز روشن کی طرح روشن وعیاں ہوا کہ اموات المسلمین کے لئے ثواب ایصال کرنا اہل سنت وجماعت حنفیہ' شافعیہ' مالکیہ' حنبلیہ کے نزدیک جائز ہے۔ اعمال خیر کا ثواب اموات کو پہنچتا ہے اور وہ انہیں فائدہ دیتا ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ میت کا جسم گل سڑ کر ختم ہو جاتا ہے' اس لئے اسے ثواب پہنچانا فضول ہے۔ جاہلانہ خیال ہے کیونکہ ثواب میت کے جسم کو نہیں روح کو پہنچایا جاتا ہے اور روح کو فنائیت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کفار ومنافقین کی روحیں بھی باقی وزندہ ہیں۔ اللہ قادر وکریم بطفیل زلف محبوب کریم ﷺ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوری ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبا لوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت و اہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لومیرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں ﷺ
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارِج اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب ﷺ کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات ﷺ
☆	باعث تسکینِ دل و جان ﷺ	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

پیغام اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۳ از مولانا حسنین رضا)